

سَوَّلْتُ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَمْراً ۖ فَصَبْرٌ جَبِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

تمہارے (حاسد) نفسوں نے ایک (بہت بڑا) کام تمہارے لئے آسان اور خوشگوار بنادیا (جو تم نے کر ڈالا)، پس (اس حادثہ پر) صبر

عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا

ہی بہتر ہے، اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اس پر جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اور (ادھر) راہ گیاروں کا ایک قافلہ آ پہنچا تو انہوں نے

وَأَرَادَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَبْشَىٰ هَذَا غُلْمٌ ۖ وَ

اپنا پانی بھرنے والا بھیجا سو اس نے اپنا ڈول (اس کنویں میں) لٹکایا، وہ بول اٹھا: خوشخبری ہو یہ ایک لڑکا ہے، اور انہوں نے

أَسْرَوْهُ بِضَاعَةً ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَ

اسے قیمتی سامان تجارت سمجھتے ہوئے چھپا لیا، اور اللہ ان کاموں کو جو وہ کر رہے تھے خوب جاننے والا ہے اور یوسف (علیہ السلام)

شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۖ وَكَانُوا فِيهِ

کے بھائیوں نے ☆ بہت کم قیمت گنتی کے چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا کیونکہ وہ راہ گیر اس (یوسف علیہ السلام کے خریدنے) کے بارے میں (پہلے

مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ

ہی) بے رغبت تھے (پھر راہ گیاروں نے اسے مصر لے جا کر بیچ دیا) اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا تھا (اس کا نام قطفیر تھا اور وہ

لَا مِرَاتِهِ أَكْرَمَىٰ مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

بادشاہ مصر ریان بن ولید کا وزیر خزانہ تھا اسے عرف عام میں عزیز مصر کہتے تھے) اس نے اپنی بیوی (زلیخا) سے کہا:

وَلَدًا ۖ وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَلِنُعَلِّمَهُ

اسے عزت و اکرام سے ٹھہراؤ! شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں، اور اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام)

مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۖ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ

کوزمین (مصر) میں استحکام بخشا اور یہ اس لئے کہ ہم اسے باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی علم تعبیر رؤیا) سکھائیں، اور

أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَدَغَ آسَدُهُ اتَيْنَهُ

اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ اپنے کمال شباب کو پہنچ گیا (تو) ہم نے اسے